سوال

انلاھیں(3.4)ج

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لوگ ہندوستان سے حج کے ارادے سے جاتے ہیں، وہ لوگ احرام یلملم سے باندھیں یا جدہ سے اوران لوگوں کا جدہ سے احرام باندھنا حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کو یلملم سے احرام باندھنا چاہیے، جدہ سے باندھنا حدیث سے ثابت نہیں ہے :

ن عباس قال وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل المدینۃ ذا الحلیفہ ولاہل الشام الجحفۃ ولاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم فہن لہن ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن لمن کان یرید الحج و(متفق علیہ) کتبہ محمد بشیر عفری عنہ

ب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح خلافہ قبیح وماذا بعد الحق الاالضلال

عفی عنہ عبدالرحمن عفی عنہ خلیل الرحمن عفی عنہ حررہ السید محمد عبدالحفیظ

سید محمد ابوالحسن سید محمد عبدالسلام

لانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری)

یہ احرا(علی صاحبہا نبولیہ الصلوات والتسلیمات) میں درست نہیں ہوسکتا۔ اگر زید اور دیگر حجاج یمن کے راستے سے گزرے نقل روی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتجاوزوا الوقت الا باحرام (ابواب المواقیت) (واللہ اعلم) حررہ محمد عبداللہ غازی پوری

ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت احرام کے لیے تصریح کے ساتھ مقرر فرمائے، پس جو شخص عمرہ وحج کی نیت سے سفر کرے اس کے لیے ضروری ہے کہ مواقیت مذکورہ پر احرام باندھے، ورنہ احرام صحیح ودرست نہ ہوگا جو چاہے فتح الباری وغیرہ میں دیکھ لے۔ (الراقم محمد عبدالجبار عمر پوری کان اللہ

واب صحیح : . . . ولاینبغی للمومن ان یخالفہا وقد قال اللہ تعالی فلا وربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الایہ۔

حمۃ ربہ القوی ابو محمد عبدالستار حسن العمر فوری صانہ اللہ عن شر کل ماحک مفتری، جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا، ابوالبشار امیر احمد سہوانی عفا اللہ عنہ المجیب لحق ومصیب لایعتریہ الباطل ولاالتکذیب مشحون بالحج الکتابیۃ والادلۃ الحدیثیۃ ولا (قرقم) الراقم ابو عبداللہ عبدالرحمن ولائتی متعدد سوالا کے جوابات جن کو

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 08 ص 55

محدث فتویٰ